السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شخص کی جزااور سزا کی بابت ؟

1۔جو یہ کہے کہ نمازوں کا قرآن میں کوئی وجود نہیں ۔ (رکعات والی نمازیں) اس لئے رکعتوں والی نمازوں کا پڑھنا ضروری نہیں ہے ۔ اور یہ کہ اس کا اپنے ایک عزیز کو نماز پڑھنے (باجماعت) کے بارے میں پیٹنا بھی ثابت ہوچکا ہے ۔

2۔ اور یہ کہ پردہ کے بارے میں اسلامی احکامات کی نفی اور مذاق کرتا ہے ۔

3۔ منکر حدیث ہے جب کہ صرف قرآن کو ماننے کا دعویٰ کرتا ہے ۔ قرآن کے احکامات کی مختلف تاویلات کرتا ہے پس منظر میں قرآن کا منکر بھی معلوم ہوتا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ صفات کا حامل انسان مرتد اور خارج از اسلام ہے اور ارتداد کی سزا کتاب وسنت میں معروف ہے ۔ فرمایا :

(من بدل دینہ فاقتلوہ'' (انظر الرقم المسلسل (٣٨""

حدود کا نفاذ اسلامی حکومت کے اہم ترین فرائض میں سے ایک فریضہ ہے صحیح حدیث میں ہے :

الامام راع ومسئول عن رعیتہ ''(صحیح البخاري کتاب الجمعة باب الجمعة فی القري والمدن (٨٩٣)(2409-2554-2558-2751-7138) صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضیلة الامیر العادل........'' ٤٧٢٤-٤٧٢٩))

''یعنی ''امام ، حاکم ، خلیفہ زمہ دار ہے ۔ اور روز جزا اللہ کے حضور رعیت کے بارے میں جواب دہ ہوگا ۔

واضح ہو کہ جو شخص منکر حدیث ہے وہ لازماً ساتھ منکر قرآن بھی ہے ۔ کیونکہ دونوں کا آپس میں تلازم ہے ۔ ایک کا انکار دوسرے کے انکار کو مستلزم ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص530

محدث فتویٰ